س1 مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیے۔ (50)

الف۔ اقبال کا نظریہ جمہوریت

ب۔ بے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

ج۔ اسلامی دنیا میں جمود و احساس

د۔ ذرائع ابلاغ کا عوام کی زندگیوں پر اثر

ہ۔ ہماری تفریحات اور اخلاقی تقاضے

س2 درج ذیل عبارت کو بغور پڑھیے اور عبارت کے آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کیجیے۔

باایں ہمہ فروعی مسائل میں اختلاف ہونے کے سبب کس طرح ہماری قوم نے اس حبل المتین کی بندش کو توڑا ہے اور اس رشتہ اخوت کو، جسے خود خدا نے قائم کیا تھا، چھوڑا ہے۔ جس قصبے اور شہر میں جاؤ، جس مسجد اور امام باڑے میں گزرو، باہم مسلمانوں کے شیعہ و سنی، وہابی و بدعتی، لامذہب و مقلد ہونے کی بنا پر آپس میں نفاق و عداوت پاؤ گے۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے عقائد کو چھوڑ کر ایک عقیدے پر قائم ہو جائیں۔ یہ امر تو قانون قدرت کے برخلاف ہے جو ہو نہیں سکتا۔ نہ تو پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔

اتفاق کے قائم رکھنے کی، جس کی ہم کو ضرورت ہے، ایک اور عقلی و نقلی راہ ہے جس کی پیروی قومی اتحاد کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ انسان جب اپنی ہستی پر نظر ڈالے گا تو اپنے میں دو حصے پائے گا: ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابنائے جنس کا۔ انسان کا دل یا اس کا اعتقاد یا مختصر سے الفاظ میں یوں ہو کہ اس کا مذہب خدا کا حصہ ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے اعتقاد کی جو کچھ بھلائی یا برائی ہو، اس کا معاملہ اس کے خدا کے ساتھ ہے نہ بھائی اس میں شریک ہے نہ بیٹا، نہ دوست نہ آشنا اور نہ قوم۔ پس ہم کو اس بات سے جس کا اثر ہر ایک کی صرف ذات تک محدود ہے اور ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے، کچھ بھی تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ ہم کو کسی شخص سے اس خیال پر کہ وہ شیعہ ہے یا سنی، وہابی ہے یا بدعتی، لامذہب ہے یا مقلد یا نیچری یا اس سے بھی کسی بدتر لقب کے ساتھ ملقب ہے جبکہ وہ خدا و خدا کے رسول کو برحق جانتا ہے کسی قسم کی عداوت و مخالفت رکھنی نہیں چاہیے بلکہ اس کو بھی بھائی اور کلمے کا شریک سمجھنا اور اس اخوت جس کو خدا نے قائم کیا ہے قائم رکھنا چاہیے۔

سوالات

الف۔ عبارت کی ایک تہائی تلخیص کیجیے اور اس کا (فقط ایک) عنوان تجویز کیجیے۔

ب۔ درج ذیل تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

فروعی مسائل، حبل المتین، نقلی راہ، ابنائے جنس، ملقب

س3 مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کی تشریح کیجیے۔ (30)

الف۔ جب دور گیا قافلہ تب چشم ہوئی باز / کیا پوچھتے ہو ہو رہے خبردار ہوا میں

ب۔ سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے / ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

ج۔ توفیق بہ اندازۂ ہمت ہے ازل سے / آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا

د۔ آہ! یہ قوم نجیب و چرب دست و تر دماغ / ہے کہاں روز مکافات اے خدائے دیر گیر؟

ہ۔ کیا گل کھلے گا دیکھیے ہے فصل گل تو دور / اور سوئے دشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم

و۔ ہے اہل دل کے لیے اب یہ نظم بست و کشاد / کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد

ز۔ دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ / دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

ح۔ پہلے کشتی ڈوب جاتی تھی نظر کے سامنے / اب گرے گا بحر اوقیانوس کے پار آدمی

س4 رواں اردو ترجمہ کیجیے۔ (30)

In India there was no Christian culture or Sikh culture or Parsee culture. But there was definitely a Hindu culture.. ancient and well established--- with which the invading Muslims had clashed. As the background, content and contours of the two cultures were so different, their adherents never evolved a common society. The cultral differences were, in fact, at the root of separatism. The gulf was too deep to be bridged and too wide to be crossed. The two cultures stood side by-side, adamant, exigent and inexorable. They met only on the field of battle. In the event, cultural separatism divided the country so that each of the two cultures, which could not live together in harmony, may flourish in its own dwelling place. This is one way, the cultural way, of interpreting the genesis of Muslim nationalism.